۹۔ قلعہ پرتاپ گڑھ پر شیواجی مہاراج کی بہادری

عادل شاہی سلطنت کی گھبراہٹ : شیواجی مہاراج کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی خبر سن کر عادل شاہی درباری فکرمند ہوگئے۔ تمام سردار دربار میں جمع ہوئے۔ مشہور تلوار باز دربار میں حاضر تھے۔ عادل شاہی انتظامِ سلطنت کی نگراں بڑی ملکہ بذاتِ خود دربار میں حاضر تھی۔ دربار کے سامنے بڑا اہم سوال تھا، ''شیواجی کی بیخ کنی کس طرح کی جائے؟'' بڑی ملکہ نے درباریوں سے براہِ راست پوچھا، ''کہو! شیواجی کا بندوبست کرنے کے لیے کون تیار ہے؟''

دربار میں خاموشی چھا گئی۔ ہر شخص اپنی جگہ خاموش تھا۔ شیواجی مہاراج سے مقابلہ کرنے کی ہمّت کسی میں نہ تھی۔ سردار ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اتنے میں بڑے تن و توش والے ایک سردار فرشی سلام کرتے ہوئے سامنے آئے، ان کا نام افضل خان تھا۔

افضل خان نے بیڑہ اُٹھایا : طبق سے بیڑہ اُٹھاتے ہوئے افضل خان نے کہا، ''شیواجی! کون شیواجی؟ اسے میں زندہ قید کرکے یہاں لے آؤں گا۔ اگر زندہ نہ پکڑا گیا تو اس کی لاش بیجاپور ضرور لے آؤں گا۔''

افضل خان بیجاپور دربار کے بڑے سردار تھے۔ بڑے طاقتور، فولادی سلاخ ہاتھوں سے موڑنے والے۔ انھیں اپنا کام ہر طریقے سے نکالنے میں مہارت حاصل تھی۔ انھوں نے بھرے دربار میں شیواجی کو زندہ یا مردہ لانے کا بیڑہ اُٹھایا۔ پورا دربار خوش ہوگیا۔ دربار میں موجود ہر شخص سوچنے لگا، ''اب شیواجی کی خیر نہیں، کچھ ہی دنوں میں زنجیروں میں بندھا ہوا دربار میں حاضر کیا جائے گا یا اس کا سر دربار میں پیش کیا جائے گا۔''

افضل خان بڑی شان و شوکت کے ساتھ بیجاپور سے نکلے۔ انھوں نے اپنے ساتھ بہت سی فوج اور جنگ کا سامان لیا۔ اس سے قبل افضل خان بارہ سال تک 'وائی' کے صوبے دار رہ چکے تھے، اس لیے انھیں اس علاقے کی کافی معلومات تھی۔ بڑی شان اور دبدبے کے ساتھ وہ اس کام کے لیے روانہ ہوئے۔

سوراج پر آئی ہوئی مصیبت : شیواجی مہاراج اس وقت راج گڑھ کے قلعے میں تھے۔ انھیں افضل خان کی چڑھائی کی خبر ملی۔ انھیں محسوس ہوا کہ سوراج پر بڑی مصیبت آئی ہے، مگر وہ ڈگمگائے نہیں۔ انھوں نے سوچا افضل خان بڑا چالاک ہے۔ اس کی فوج بڑی ہے۔ اپنا راج چھوٹا ہے اور فوج بھی چھوٹی ہے۔ شیواجی مہاراج نے طے کیا کہ کھلے میدان میں افضل خان سے لڑنا ممکن نہیں۔ اس کا مقابلہ ترکیب سے ہی کرنا ہوگا۔ انھوں نے جیجاماتا سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد اُن کا آشیرواد لے کر پرتاپ گڑھ کی جانب کوُچ کیا۔

افضل خان کے داؤ پیچ : شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ چلے گئے۔ یہ خبر ملتے ہی افضل خان کو غصّہ آگیا۔ انھیں معلوم تھا کہ پرتاپ گڑھ پر حملہ کرنا آسان نہیں کیونکہ یہ قلعہ پہاڑوں میں تھا اور اس کے اطراف گھنا جنگل تھا۔ فوج اور توپ لے جانے کے لیے اچھا راستہ نہ تھا۔ اس کے علاوہ جنگلی جانوروں کی بھی کثرت تھی۔

شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ سے نیچے اُتر کر آئیں اس لیے افضل خان نے داؤ پیچ کھیلنا شروع کیا۔ انھوں نے تلجاپور اور پنڈھرپور جیسے مقامات میں افراتفری پیدا کی اور رعایا کو

پریشان کیا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ خبریں سن کر شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ کے قلعے سے باہر آئیں گے لیکن انھوں نے افضل خان کی چال سمجھ لی اور وہ قلعہ کے اندر ہی رہے۔

تب افضل خان نے دوسری چال چلی۔ انھوں نے اپنا خلوص جتانے کے لیے شیواجی مہاراج کو پیغام بھیجا، ''تم میرے بیٹے کی طرح ہو۔ مجھ سے ملنے آؤ۔ ہمارے قلعے ہمیں لوٹا دو۔ میں تمھیں عادل شاہ سے کہہ کر سردار بنادوں گا۔''

سیر کو سوا سیر : شیواجی مہاراج فوراً سمجھ گئے کہ افضل خان ہوشیاری سے کام لے رہے ہیں۔ وہ بھی بڑی چالاکی کے ساتھ پیش آ رہے تھے۔ انھوں نے افضل خان ہی کو پرتاپ گڑھ بلوانے کا ارادہ کیا اور انھیں پیغام بھیجا کہ ''خان صاحب! میں نے آپ کے قلعے لے لیے اس کے لیے میں قصوروار ہوں۔ مجھے معاف کیجیے۔ آپ خود ملاقات کے لیے پرتاپ گڑھ آئیے۔ میں اُدھر آنے سے ڈرتا ہوں۔''

شیواجی مہاراج کا پیغام سن کر افضل خان ہنسے اور دل ہی دل میں بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے سوچا، ''اس افضل خان کے سامنے شیواجی کی بساط ہی کیا ہے۔ وہ ڈرپوک مجھ سے کیا لڑے گا۔ میں جاؤں گا اور ملاقات کے وقت اسے ختم کردوں گا۔'' افضل خان ملاقات کے لیے تیار ہوگئے۔

ملاقات طے ہوئی : پرتاپ گڑھ کے نچلے راستے پر ملنے کی جگہ طے ہوئی۔ دن اور وقت مقرر ہوا۔ یہ طے پایا کہ ملاقات کے وقت دونوں ایک ایک خادم اور دس دس محافظ اپنے ساتھ لائیں۔ محافظوں کو دؤر رکھا جائے۔ شیواجی مہاراج نے خان کے لیے اچھا راستہ تیار کروایا۔ ملاقات کے لیے شاندار شامیانہ لگوایا۔

شیواجی مہاراج بڑی چالاکی سے کام لے رہے تھے۔ انھوں نے اپنی فوج کی مختلف ٹکڑیاں بنائیں اور انھیں جنگل میں جگہ جگہ چھپا دیا۔ شیواجی مہاراج کے چند ساتھیوں نے مشورہ دیا

پرتاپ گڑھ قلعہ

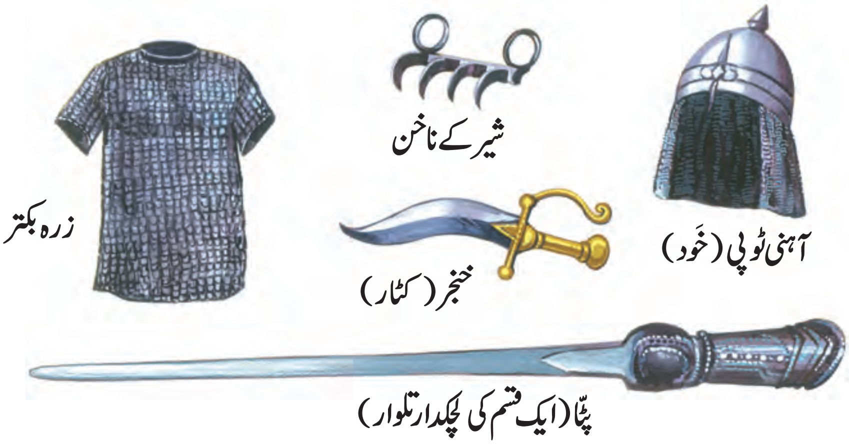

کہ افضل خان بڑا چالاک ہے، وہ اس سے نہ ملیں لیکن شیواجی مہاراج نہ مانے۔ انھوں نے افضل خان سے ملنے کا پکّا ارادہ کرلیا تھا۔

ملاقات کی تیاری : ملاقات کا دن آیا۔ صبح شیواجی مہاراج نے بھوانی دیوی کے درشن کیے۔ تھوڑی دیر بعد انھوں نے پوشاک پہننا شروع کی۔ پیروں میں شلوار چڑھائی۔ بدن پر زرہ بکتر چڑھائی۔ اس پر زری کا کرتہ اور انگرکھا پہنا۔ سر پر آہنی ٹوپی (خود) چڑھائی۔ اس پر کارچوبی شملہ باندھا۔ بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں میں شیر کے ناخن پہنے۔ اسی ہاتھ کی آستین میں خنجر چھپایا۔ ساتھ میں پٹّا لیا اور ملاقات کے لیے روانہ ہوئے۔

سردار باہر کھڑے تھے۔ شیواجی مہاراج ان سے مخاطب ہوئے، ''ساتھیو! اپنا کام ٹھیک طور پر کرو۔ بھوانی ماتا ہمیں سرخرو کرے گی۔ اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو تم ہمّت نہ ہارنا۔ سنبھاجی راجے کو گدّی پر بٹھانا۔ ماتا جی کا حکم ماننا۔ سوراج کو وسعت دینا۔ رعایا کو سُکھی رکھنا۔ اب ہم چلتے ہیں۔'' شیواجی مہاراج ملاقات کے لیے چل پڑے۔ ان کے ہمراہ ایک وکیل پنتاجی گوپی ناتھ، جیواجی مہالا، سنبھاجی کاوجی، یساجی کنک، کرشناجی گائیکواڑ، سدّی ابراہیم وغیرہ دس محافظ تھے۔

افضل خان پہلے ہی سے شامیانے میں موجود تھے۔ ان کے قریب بڑے سیّد نامی ایک مسلح سپاہی کھڑا تھا۔ وہ پٹّا (ایک قسم کی لچکدار تلوار) چلانے میں بہت ماہر تھا۔ شیواجی مہاراج شامیانے کے دروازے کے قریب آئے۔ بڑے سیّد پر نظر پڑتے ہی وہ وہیں رُک گئے۔ افضل خان نے شیواجی کے وکیل سے پوچھا کہ ''وہ اندر کیوں نہیں آتے؟''

وکیل نے جواب دیا کہ ''وہ بڑے سیّد سے ڈرتے ہیں۔ اسے دور ہی رکھو۔'' بڑے سیّد دُور ہٹ گئے۔ شیواجی مہاراج اندر آگئے۔ افضل خان اُٹھے اور بولے ''آؤ راجا، ہم سے ملو۔''

افضل خان سے جھڑپ : شیواجی مہاراج بڑی ہوشیاری سے آگے بڑھے۔ افضل خان ان سے بغل گیر ہوئے۔ بلند قامت افضل خان کے سامنے شیواجی کافی پستہ قد تھے۔ ان کا سر افضل خان کے سینے پر تھا۔ افضل خان نے شیواجی مہاراج کو مار ڈالنے کے لیے ان کی گردن اپنی بائیں بغل میں دبائی اور دوسرے ہاتھ سے ان کے پہلو پر خنجر سے وار کیا۔ شیواجی مہاراج کا انگرکھا چاک ہوگیا۔ انگرکھے کے نیچے زرہ بکتر ہونے کی وجہ سے شیواجی مہاراج بچ گئے۔ انھوں نے افضل خان کا ارادہ بھانپ لیا۔ انھوں نے بڑی پھرتی سے افضل خان کے پیٹ پر شیر کے ناخنوں سے وار کیا۔ بائیں ہاتھ کے آستین میں چھپایا ہوا خنجر دائیں ہاتھ سے نکالا اور ان کے

شیواجی مہاراج اورافضل خان کی ملاقات

پیٹ میں گھونپ دیا۔افضل خان کی انتڑیاں باہرنکل آئیں اور وہ نیچے گر پڑے۔ اتنے میں افضل خان کے وکیل کرشناجی بھاسکرآگے آئے اورشیواجی مہاراج پرتلوار کا وار کیا لیکن شیواجی مہاراج نے پٹّے کے ایک ہی حملے سے انھیں ہلاک کردیا۔شورسن کر بڑے سیّد شامیانے میں گُھس گئے۔ وہ شیواجی مہاراج پرحملہ کرنے ہی والے تھے کہ جیواجی مہالا نے دوڑ کر بڑے سیّد کے وار کو اپنے جسم پر روکا، اور خود ایک وار کرکے انھیں مار ڈالا۔ یہ واقعہ آگے چل کر ایک کہاوت بن گیا، ’’تھا جیوا اس لیے بچا شیوا۔‘‘ اس موقع پر ہونے والی مقابلہ آرائی میں سنبھاجی کاوَجی نے بڑی بہادری دِکھائی۔

افضل خان کی فوج کی تباہی : فاتح شیواجی مہاراج قلعہ پر گئے۔ توپ داغ کر فوج کو اشارہ دیا گیا۔ شیواجی مہاراج کی فوج اشارے کا انتظار کررہی تھی۔ توپ کی آواز سنتے ہی فوج جھاڑیوں سے نکل آئی اورافضل خان کی فوج پر ٹوٹ پڑی۔ افضل خان کی فوج بے خبرتھی۔ انھیں بھاگنا بھی دشوار ہوگیا۔مراٹھا فوج نے ان کا پیچھا کیا اورانھیں تباہ کرڈالا۔ افضل خان کالڑکا فاضل خان بڑی مشکل سے جان بچا کر بیجاپور پہنچا۔اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا جسے سن کر بیجاپور میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔

بیجاپور کے سب سے طاقتور سردار افضل خان کا دیکھتے ہی دیکھتے شیواجی مہاراج نے خاتمہ کردیا تھا۔شیواجی مہاراج کے نام کی شہرت چاروں طرف پھیل گئی۔ ان کے کارناموں کے گیت سہیادری کے کونے کونے میں گونجنے لگے۔

مشق

۱۔ دیے گئے حروف سے مناسب لفظ تیار کیجیے :

(الف) پ ا گ پ ت ر ڑھ ....

(ب) وش ا ی ی ج ج ہ ا م را ....

(ج) ف ل ا ض ا خ ن ....

۲۔ ہرسوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) افضل خان نے کس کام کا بیڑہ اُٹھایا؟

(ب) بناوٹی خلوص جتاتے ہوئے افضل خان نے شیواجی مہاراج کو کیا پیغام بھیجا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے ترکیب سے افضل خان کا مقابلہ کرنا کیوں طے کیا؟

(ب) افضل خان سے ملاقات کے لیے جاتے وقت شیواجی مہاراج نے اپنے سرداروں سے کیا کہا؟

۴۔ وجوہات لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ چلے گئے۔ یہ خبر ملتے ہی افضل خان کو غصّہ آ گیا۔

(ب) بیجاپور میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔

عملی کام :

تاریخی اقوال جمع کیجیے، مثلاً ''تھا جیوا اس لیے بچا شیوا''